سوال

ایک عورت کے پاس کچھ رقم تھی جواس نے تعلیمی کام سے جمع کررکھی تھی اوراپنے بھائی کے پاس رکھی تھی ، شادی کے بعداس نے بھائی سے کہاکہ وہ اسے اپنی تجارت میں شریک کرلے اوراسے اس کا حصہ اسے دیتا رہے ۔ لیکن یہ تجارت کامیاب نہ ہوئی اس بنا پراس نے وہ مال اپنی بہن کوواپس کردیا ، اس رقم سے خاوند اور بیوی نے ایک گاڑی خریدی کچھ مدت بعد خاوند ملک سے باہر چلاگیا اورخاوند کا بھائی گاڑی استعمال کرتا رہا اوراس نے تقریبا گاڑی کی نصف قیمت اداکردی ۔ مشکل یہ ہے کہ : کیا بیوی نے کوئی اسلامی تعلیمات کے مخالف کام کیا ہے کہ اس نے شروع میں ہی اپنے خاوند کواپنی رقم نہیں دی ؟ اورکیا اس پر یہ واجب تھا کہ وہ گاڑی اپنے نام نہ خریدتی بلکہ اسے خاوند کے نام خریدنی چاہیے تھی ؟ کیا اس کے تیجہ میں اسلامی لحاظ سے ایسا کرنا صحیح ہے کہ خاونداپنی بیوی کی اساسی ضروریات بھی پوری نہ کرے اورمعاملات میں بھی بیوی کوتنگ کرے ؟ کیا خاوند پر واجب نہیں کہ وہ بیوی اوراولاد کی بنیادی ضروریات کوپورا کرے وہی اس کا مسؤل نہیں ؟ اورکیا ایسا کرنا (یعنی بیوی اوراولادکی ضروریات پوری کرنا) اگروہ ان کا خرچہ برداشت کرتا ہے تویہ اس کی جانب سے صدقہ ہے ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمداللہ تعالی کےلیے ، اوردورود وسلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعدازاں :

بیوی پرلازم نہیں کہ وہ اپنی رقم اورمال خاوند کے حوالے کرے ، کیونکہ یہ اس کی رقم ہے جواس کی ملکیت ہے ، ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ وہ اس سے تنازل کرتی ہوئی اسے چھوڑدے اوراس میں سے کچھ حصہ خاوند کودے یا پھراپنے بھائی کودے یاکسی اورکواگروہ ایسا اپنی مرضی سے کرتی ہے توجائز ہے ۔

اور بیوی پر یہ بھی لازم نہیں کہ وہ اپنی گاڑی خاوند کے نام کروائے ، لیکن اگروہ اپنا یہ حق معاف کرتی ہے توپھر کوئی حرج نہیں ، نیزاس بنا پر خاوند کےلیے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنی بیوی سے براسلوک کرے تاکہ وہ اپنا مال اسے دے ، بلکہ اس پر واجب اورضروری ہے کہ وہ اپنے مال میں سے بیوی اوربچوں پر خرچ کرے اوران کے نان ونفقہ کا انتظام کرے نہ کہ بیوی کے مال سے ۔

اس پر یہ بھی ضروری ہے کہ وہ دوسری بیویوں کی طرح اس بیوی کےلیے بھی رہائش کا انتظام کرے اوراسی طرح اولاد کی رہائش کا انتظام بھی اس پر واجب ہے ، اوراگروہ بیوی بچوں پر خرچ کرنے میں اجروثواب کی نیت کرے تواللہ تعالی اسے اجروثواب سے بھی نوازے گا اگرچہ یہ اس پر واجب ہی ہے ۔

واللہ اعلم .

الشیخ عبدالکریم الخضیر

11933